خطبہ کے درمیان نفل پڑھنا

خطبہ کے دوران سنت یا تحیۃ المسجد پڑھنا جائز نہیں، قرآن کریم اور احادیث نبویہ ﷺ اور آثار صحابہ رضی اللہ عنہم واقوال تابعین رحمہم اللہ سے مسئلہ کو مدلل کیا گیا ہے، قائلین جواز کے دلائل خصوصا حضرت سلیک غطفانی اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہما کی حدیث پر سیر حاصل بحث کی گئی ہے، موضوع کے متعلق یہ ایک مختصر ومفید رسالہ ہے۔

مرغوب احمد لاجپوری

ناشر: جامعۃ القراءات، کفلیتہ

پیش لفظ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ و کفی ، و سلام علی عبادہ الذین اصطفی ، اما بعد !

خطبۂ جمعہ کے وقت تحیۃ المسجد یا سنت جمعہ وغیرہ پڑھنا کیا ہے؟ جمہور صحابہ وتابعین کے نزدیک خطبہ کے دوران نماز اور کلام ممنوع ہے۔ امام اعظم ابوحنیفہؒ امام مالک اور اکثر فقہائے امت رحمہم اللہ اسی کے قائل ہیں، اور قرآن وحدیث کی روشنی میں یہی مسلک راجح اور صواب ہے، اس کے برعکس امام شافعی اور احمد بن حنبل اور مابعد کے بیشتر محدثین رحمہم اللہ نے دوسرے مسلک کو اختیار کیا ہے، تاہم ان حضرات کے نزدیک بھی تحیۃ المسجد کے مستحب یا جواز کی شرط یہ ہے کہ خطبہ آخری مراحل میں نہ ہو کہ تحیہ المسجد میں مشغول ہونے کی صورت میں جماعت شروع ہوجانے کا اندیشہ ہو، ایسی حالت میں ان کے نزدیک بھی نماز میں مشغول ہونا منع ہے۔

اس مختصر رسالہ میں قرآن کریم کی آیت اور احادیث نبویہ ﷺ اور آثار صحابہ رضی اللہ عنہم اور اقوال تابعین رحمہم اللہ سے اس بات کو مدلل کیا گیا ہے کہ: خطبہ کے دوران کسی قسم کی نماز صحیح نہیں بلکہ، خاموش رہنا اور خطبہ کا سننا واجب ہے۔

خاتمہ میں جواز کے قائلین کے دلائل پر بھی بحث کی گئی ہے، اور ایک حدیث سے جو شبہ ہوسکتا ہے کہ مسجد میں داخل ہو کر فوراً نماز پڑھنی چاہئے، اس کا جواب بھی دیا گیا ہے۔

اللہ تعالی اس مختصر کاوش کو شرف قبولیت عطا فرما کر ذخیرۂ آخرت اور ذریعۂ نجات بنائے، آمین۔

مرغوب احمد لاجپوری

﴿اذا قرئ القراٰن فاستمعوا له وانصتوا ﴾

اللہ تعالی کا ارشاد ہے:﴿ وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا ﴾۔

(سورۂ اعراف، آیت نمبر:۲۰۴)

ترجمہ:......اور جب قرآن پڑھا جائے تو اس کو کان لگا کر سنو، اور خاموش رہو۔

تفسیر:......حافظ ابن تیمیہ رحمہ اللہ اپنے فتاوی میں تحریر فرماتے ہیں کہ:

''اور سلف سے استفاضہ وشہرت کے ساتھ منقول ہے کہ: یہ آیت قرائۃ فی الصلوۃ کے بارے میں نازل ہوئی ہے، اور بعض کا قول ہے کہ: خطبہ کے بارے میں نازل ہوئی، اور امام احمد رحمہ اللہ نے اس پر اجماع ذکر کیا ہے کہ: یہ نماز اور خطبہ کے بارے میں نازل ہوئی''۔(فتاوی ابن تیمیہ جدید ص ۲۶۹ ج ۲۳۔قدیم ص ۱۴۳ ج ا)

دوسری جگہ لکھتے ہیں:

''امام احمد رحمہ اللہ نے اس پر لوگوں کا اجماع ذکر کیا ہے کہ: یہ آیت نماز اور خطبہ کے بارے میں نازل ہوئی''۔(فتاوی ابن تیمیہ جدید ص ۳۱۲ ج ۲۳۔قدیم ص ۴۱۲ ج ا)

پس قرآن کریم کے نص قطعی سے خطبہ کا سننا اور اس کے لئے چپ رہنا واجب ہوا، اور ہر ایسا قول وفعل ممنوع ٹھہرا جو سننے اور چپ رہنے کے منافی ہو۔ راز اس کا یہ ہے کہ: خطبہ چونکہ قرآنی آیات پر مشتمل ہوتا ہے، اس لئے پورے خطبہ کو''الذکر'' فرما کر اس کے سننے کو واجب فرمایا گیا ہے، اور پھر خطیب کی حیثیت خدائی نمائندہ کی ہوتی ہے جو لوگوں کو احکام خداوندی سنا رہا ہے، اس لئے حاضرین کو چپ رہنے کا حکم دے کر ہر ایسی حرکت کو ممنوع قرار دیا گیا جو خطبہ کے سننے میں مخل ہو، اور جو اس موقع پر سننے کے مخالف کوئی حرکت کرے اس کو لغو کا مرتکب اور جمعہ میں اس کی حاضری کو باطل و بے کار اور ثواب سے محروم فرمایا،

کیونکہ خطبہ میں دوطرفہ عمل ہے: خطیب کی طرف سے سنانا اور حاضرین کی طرف سے سننا اور خاموش رہنا۔پس حاضرین میں جوبھی سننے کے فریضہ میں کوتاہی کرتا ہے وہ گویا خطیب کا استخفاف کررہا ہے (اوراس کو ہلکا سمجھ رہا ہے) کہ خطیب اس کواللہ کے احکام سنارہے ہیں اور یہ سننے کے بجائے دوسرے کاموں میں مشغول ہے،شاید اسی بنا پر حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما میں اس شخص کوگدھے کے ساتھ تشبیہ دی گئی ہے۔

الغرض اس آیت سے جمعہ کے خطبہ کا سننا لازم قرار دیا گیا،لہذا خطبہ کے دوران نماز اورکلام جو سننے کے منافی ہیں،اس آیت کی رو سے ممنوع ہوں گے۔

خطبہ کے وقت نہ نماز جائز ہے نہ کلام

(۱)......عن ابن عمر رضی اللہ عنھما قال : سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول : اذا دخل احدُکمُ المسجدَ والامامُ علی المنبر' فلا صلاۃ ولا کلام حتی یفرُغ الامام۔

(مجمع الزوائدص۳۳۸ج۱، باب فیمن یدخل المسجد والامام یخطب ، رقم الحدیث:۳۱۲۰)

ترجمہ:......حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ: میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ:تم میں سے کوئی شخص جب مسجد میں اس وقت داخل ہوجبکہ امام منبر پر ہوتو اس صورت میں نہ نماز جائز ہے نہ کلام جب تک کہ امام (خطبہ سے) فارغ نہ ہوجائے۔

عمر وعثمان رضی اللہ عنہما کے دور میں لوگ خطبہ کے وقت نماز نہیں پڑھتے تھے

(۲)......عن ثعلبة بن ابی مالک القرظی قال : ادرکت عمر و عثمان ' فکان الامام اذا خرج یوم الجمعة ترکنا الصلاۃ۔

ترجمہ:......حضرت ثعلبہ بن ابی مالک قرظی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: میں نے حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہما (کا دور مبارک) پایا ہے، اس وقت جب امام (جمعہ کے خطبہ کے لئے) نکلتے تو ہم نماز کو چھوڑ دیتے، (یعنی نماز نہیں پڑھتے تھے)۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۲۷ ج۴، من کان یقول : اذا خطب الامام فلایصلی ، رقم الحدیث: ۵۲۱۶)

(۳)......عن ثعلبة بن ابی مالک القرظی انه اخبره : انهم کانوا فی زمن عمر بن الخطاب یصلون یوم الجمعة حتی یخرج عمر بن الخطاب ، الخ ۔(مؤطا امام مالک ص ۸۸، باب ما جاء فی الانصات یوم الجمعة والامام یخطب ، رقم الحدیث:۲۸۰)

ترجمہ:......حضرت ثعلبہ بن ابی مالک قرظی رحمہ اللہ نے (حضرت ابن شہاب زہری رحمہ اللہ کو) خبر دی کہ: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں لوگ جمعہ کے دن نماز پڑھتے رہتے تھے یہاں تک کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ (جمعہ کی نماز اور خطبہ کے لئے) تشریف لاتے۔

(۴)......عن سائب بن یزید قال : کنّا نصلّی فی زمن عمر بن الخطاب یوم الجمعة ' فاذا خرج عمر وجلس علی المنبر قطعنا الصلاة ، الخ۔

(نصب الرایة ص۲۱۳ ج۲، باب صلوة الجمعة ، الحدیث الخامس)

ترجمہ:......حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں جمعہ کے دن نماز پڑھتے تھے، پھر جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ (جمعہ کی نماز اور خطبہ کے لئے) تشریف لاکر منبر پر بیٹھتے تو ہم نماز بند کر دیتے تھے۔

جس نے خطبہ کے وقت نماز پڑھی وہ سنت کے مطابق نہیں ہے

(۵)......عن علی قال : الناس فی الجمعة ثلاث : رجل شهدها بسکون و وقار

وانصات ، وذلک الذی یغفر له ما بین الجمعتین – قال : حسبت قال– : وزیادة ثلاثة ایام ، قال : وشاهد شهدها بلغو فذلک حَظُّه منها ، ورجل صلّی بعد خروج الامام فلیست بسنة ان شاء اعطاه وان شاه منعه۔

(مصنف عبدالرزاق ص۲۱۰ج۳، باب جلوس الناس حین یخرج الامام ، رقم الحدیث:۵۳۶۵)

ترجمہ:......حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: جمعہ میں تین قسم کے لوگ شریک ہوتے ہیں: ایک وہ شخص جو جمعہ میں سکون، وقار اور خاموشی کے ساتھ حاضر ہوا، یہ تو ایسا شخص ہے کہ اس کے جمعہ سے جمعہ تک کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں،- راوی کا کہنا ہے کہ: میرا خیال ہے کہ آپ نے یہ بھی فرمایا تھا کہ: تین دن مزید کے بھی-۔دوسرا شخص وہ ہے جو جمعہ میں شریک ہوکر لغو کام کرتا ہے، اس کا حصہ تو یہی لغو و بیکار کام ہے۔اور تیسرا وہ شخص ہے جس نے امام کے (خطبہ کے لئے) نکلنے کے بعد نماز پڑھی، اس کی یہ نماز سنت کے مطابق نہیں، اللہ چاہے تو اس کو (ثواب) دے اور چاہے تو نہ دے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ خطبہ کے وقت نماز پڑھنے کو مکروہ سمجھتے تھے

(۶)......عن حارث : عن علی : انه کره الصلوة یوم الجمعة والامام یخطب۔

(المدونۃ الکبریٰ ص۱۴۸ج۱، من کان یقول : اذا خطب الامام فلایصلی ، رقم الحدیث:۵۲۱۶)

ترجمہ:......حضرت حارث رحمہ اللہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ: (حضرت علی رضی اللہ عنہ) جمعہ کے دن جب امام خطبہ دے رہے ہوں، نماز پڑھنے کو مکروہ سمجھتے تھے۔

حضرت ابن عباس وابن عمر رضی اللہ عنہما: خطبہ کے وقت نماز کو مکروہ سمجھتے تھے

(۷)......عن عطاء : عن ابن عباس و ابن عمر : انهما کانا یکرهان الصلاة والکلام

بعد خروج الامام ۔(مصنف ابن ابی شیبہ ص۲۷ ج۴، من کان یقول : اذا خطب الامام فلایصلی ، رقم الحدیث:۵۲۱۸)

ترجمہ:......حضرت عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: حضرت عبداللہ بن عباس اور حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہم: امام کے (خطبہ کے لئے) نکلنے کے بعد نماز اور بات چیت کو مکروہ سمجھتے تھے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما: امام کے آنے سے پہلے نماز ختم کردیتے

(۸)......عن نافع قال : كان ابن عمر يصلى يوم الجمعة ' فاذا تحيّن خروج الامام قعد قبل خروجه۔

(مصنف عبدالرزاق ص۲۱۰ ج۳، باب جلوس الناس حين يخرج الامام ، رقم الحديث:۵۳۶۴)

ترجمہ:......حضرت نافع رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما: جمعہ کے دن نماز پڑھتے رہتے' اور جب امام کے آنے کا وقت ہوجاتا تو ان کے آنے سے پہلے ہی نماز ختم کرکے بیٹھ جاتے۔

سب لوگ دوران خطبہ نماز پڑھنے لگیں تو کیا یہ ٹھیک ہوگا؟

(۹)......عن ابن عباس قال : سألوه عن الرجل يصلّى والامام يخطب ؟ قال : أرأيت لو فعل ذلک كلهم كان حسنا؟۔

(مصنف عبدالرزاق ص۲۴۵ ج۳، باب الرجل يجىء و الامام يخطب ، رقم الحديث:۵۵۱۷)

ترجمہ:......حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما: سے لوگوں نے سوال کیا کہ خطبہ کے دوران آدمی نماز پڑھ سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا: اگر سب ہی لوگ پڑھنے لگیں تو کیا یہ ٹھیک ہوگا؟۔

حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: خطبہ کے وقت نماز پڑھنا گناہ ہے

(۱۰)......عن عقبة بن عامر قال : الصلوة والامام على المنبر معصية۔

(طحاوی ص۴۸۰ج۱، باب الرجل يدخل المسجد يوم الجمعة و الامام يخطب هل ينبغی له ان يركع ام لا ؟ رقم الحديث:۲۱۳۲)

ترجمہ:......حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: امام کے (خطبہ کے وقت) منبر پر ہونے کی حالت میں نماز پڑھنا گناہ ہے۔

حضرات صحابہ اور تابعین خطبہ کے دوران نماز کو مکروہ سمجھتے تھے

(۱۱)......عن عطاء : انهم كرهوا الصلاة والامام يخطب يوم الجمعة۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۱۷ج۴، من كان يقول:اذا خطب الامام فلايصلی، رقم الحديث:۵۲۱۰)

ترجمہ:......حضرت عطاء رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ: وہ (یعنی: حضرات صحابہ اور تابعین) جمعہ کے دن خطبہ کے دوران نماز پڑھنے کو مکروہ سمجھتے تھے۔

امام کا خطبہ کے لئے نکلنا نماز کو قطع اور ختم کر دیتا ہے

(۱۲)......عن سعيد ابن المسيب قال : خروج الامام يقطع الصلاة ' كلامه يقطع الكلام۔

(مصنف عبدالرزاق ص۲۰۸ج۳، باب جلوس الناس حين يخرج الامام ، رقم الحديث:۵۳۵۱)

ترجمہ:......حضرت سعید ابن المسیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: امام کا (خطبہ کے لئے) نکلنا نماز کو قطع کر دیتا ہے، (یعنی اب نماز نہیں پڑھی جائے گی) (اور) اس کا کلام کرنا (یعنی خطبہ شروع کرنا) بات کو ختم کر دیتا ہے، (یعنی کسی طرح کی دینی و دنیوی بات اب نہیں

ہوسکتی)۔

(۱۳)......عن سعيد ابن المسيب قال : خروج الامام يقطع الصلاة۔(مصنف ابن ابی شیبہ ص۲۷ ج۴، من كان يقول : اذا خطب الامام فلايصلى ، رقم الحديث:۵۲۱۷)

ترجمہ:......حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: امام کا (خطبہ کے لئے) نکلنا نماز کو قطع کر دیتا ہے، (یعنی اب نماز نہیں پڑھی جائے گی)۔

حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ خطبہ کے دوران نماز نہیں پڑھتے تھے

(۱۴)...... كان ابن سيرين يجلس ولا يصلى ۔(مصنف ابن ابی شیبہ ص۲۷ ج۴، من كان يقول : اذا خطب الامام فلايصلى ، رقم الحديث:۵۲۱۵)

ترجمہ:......حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ (کبھی جمعہ کے دن خطبہ کے دوران مسجد میں تشریف لاتے تو) بیٹھ جاتے اور نماز نہ پڑھتے تھے۔

حضرت عبداللہ ابن صفوان رحمہ اللہ نے خطبہ کے دوران نماز نہیں پڑھی

(۱۵)......عبد الله بن صفوان دخل المسجد يوم الجمعة ' وعبد الله بن الزبير رضى الله عنهما يخطب على المنبر ...... ثم جلس ولم يركع۔

(طحاوی ص۴۸۰ ج۱، باب الرجل يدخل المسجد يوم الجمعة و الامام يخطب هل ينبغى له ان يركع ام لا ؟ رقم الحديث:۲۱۳۴)

ترجمہ:......حضرت عبداللہ ابن صفوان رحمہ اللہ جمعہ کے دن مسجد (حرام) میں ایسے وقت تشریف لائے کہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما منبر پر خطبہ دے رہے تھے تو آپ.... (آکر) بیٹھ گئے اور سنتیں نہیں پڑھیں۔

(۱۶)......عن خالد الحذاء : ان ابا قلابة جاء يوم الجمعة ' والامام يخطب ' فجلس

ولم يصل۔

ترجمہ:......حضرت خالد حذاء رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ: حضرت ابو قلابہ رحمہ اللہ جمعہ کے دن تشریف لائے تو امام خطبہ دے رہے تھے، آپ بیٹھ گئے اور نماز نہیں پڑھی۔

(طحاوی ص ۴۸۰ ج ۱، باب الرجل يدخل المسجد يوم الجمعة و الامام يخطب هل ينبغي له ان يركع ام لا ؟ رقم الحديث:۲۱۳۱)

حضرت قتادہ رحمہ اللہ کا عمل: میں تو خطبہ کے دوران نماز نہیں پڑھتا

(۱۷)......عن معمر قال : سألت قتادة عن الرجل يأتي والامام يخطب يوم الجمعة ' ولم يكن صلّى أيُصلِّي ؟ فقال : اما أنا فكنت جالسا۔

(مصنف عبد الرزاق ص ۲۴۵ ج ۳، باب الرجل يجيء و الامام يخطب ، رقم الحديث:۵۵۱۹)

ترجمہ:......حضرت معمر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: میں نے حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے سوال کیا کہ: کوئی شخص جمعہ کے دن مسجد میں ایسے وقت آتا ہے کہ جبکہ امام خطبہ دے رہے ہیں اور اس شخص نے نماز (تحیۃ المسجد یا سنت) نہیں پڑھی تو کیا وہ ایسی حالت میں پڑھ لے؟ آپ نے فرمایا کہ: میں تو ایسی صورت میں بیٹھ جاتا ہوں (نماز نہیں پڑھتا)۔

حضرت عطاء رحمہ اللہ کا عمل: میں تو خطبہ کے دوران نماز نہیں پڑھتا

(۱۸)......عن ابن جريج عن عطاء قال : قلت : له جئت والامام يخطب يوم الجمعة اتركع ؟ قال : امّا والامام يخطب فلم اكن اركع۔

(مصنف عبد الرزاق ص ۲۴۵ ج ۳، باب الرجل يجيء و الامام يخطب ، رقم الحديث:۵۵۲۰)

ترجمہ:......حضرت ابن جریج رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: میں نے حضرت عطاء بن ابی رباح سے سوال کیا کہ: اگر آپ جمعہ کے دن ایسے وقت تشریف لائیں جس وقت امام خطبہ دے

رہے ہوں تو کیا آپ نماز (تحیۃ المسجد یا سنت) پڑھیں گے؟ آپ نے فرمایا کہ: اگر امام خطبہ دے رہے ہوں تو پھر نہیں پڑھوں گا۔

حضرت شریح رحمہ اللہ خطبہ کے دوران نماز نہیں پڑھتے تھے

(۱۹)......اسماعیل بن خالد قال : رأیت شریحا دخل یوم الجمعة من ابواب کندة ' فجلس ولم یصل۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۱۷ ج۴، من کان یقول:اذا خطب الامام فلایصلی، رقم الحدیث:۵۲۱۲)

ترجمہ:......حضرت اسماعیل بن خالد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: میں نے حضرت شریح رحمہ اللہ کو دیکھا کہ جمعہ کے دن کندہ کے دروازوں سے مسجد میں داخل ہوئے' اور (خطبہ ہو رہا تھا تو آتے ہی) بیٹھ گئے اور نماز نہیں پڑھی۔

(۲۰)......عن الشعبی قال : کان شریح اذا اتی الجمعة ' فان لم یکن خرج الامام صلی رکعتین ، وان کان خرج جلس، الخ ۔(مصنف ابن ابی شیبہ ص۲۷ ج۴، من کان یقول : اذا خطب الامام فلایصلی ، رقم الحدیث:۵۲۱۹)

ترجمہ:......حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: حضرت شریح رحمہ اللہ (جمعہ کے دن مسجد میں) جمعہ کے لئے تشریف لاتے ،اگر امام خطبہ کے لئے نہیں نکلے ہوتے تو دو رکعت پڑھ لیتے ،اور اگر امام نکل چکے ہوتے تو بیٹھ جاتے۔

جب امام منبر پر بیٹھ جائے تو اب کوئی نفل نماز نہیں

(۲۱)......عن هشام بن عروة ' عن ابیه قال : اذا قعد الامام علی المنبر فلا صلاة۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۱۷ ج۴، من کان یقول:اذا خطب الامام فلایصلی، رقم الحدیث:۵۲۱۳)

ترجمہ:......حضرت ہشام بن عروہ' اپنے والد (حضرت عروہ رضی اللہ عنہ) سے روایت

کرتے ہیں کہ: انہوں نے فرمایا کہ: جب امام (خطبہ کے لئے) منبر پر بیٹھ جائے تو اب (کوئی نفل وغیرہ) نماز نہیں۔

حضرت امام زہری رحمہ اللہ کا فتوی: جو خطبہ کے دوران آئے: بیٹھ جائے

(۲۲)......عن الزهری : فی الرجل یجیء یوم الجمعة والامام یخطب : یجلس ولا یصلی ۔(مصنف ابن ابی شیبہ ص۱۷ ج۴، من کان یقول : اذا خطب الامام فلایصلی ، رقم الحدیث:۵۲۱۴)

ترجمہ:......حضرت امام زہری رحمہ اللہ سے اس شخص کے متعلق سوال کیا گیا جو جمعہ کے دن امام کے خطبہ کے دوران (مسجد میں) آئے: تو فرمایا کہ: بیٹھ جائے اور (کوئی) نماز نہ پڑھے۔

حضرت مجاہد رحمہ اللہ خطبہ کے وقت نماز پڑھنے کو مکروہ سمجھتے تھے

(۲۳)......عن لیث عن مجاهد : انه کره ان یصلی والامام یخطب۔

(طحاوی ص۴۸۰ ج۱، باب الرجل یدخل المسجد یوم الجمعة و الامام یخطب هل ینبغی له ان یرکع ام لا ؟ رقم الحدیث:۲۱۳۷)

ترجمہ:......حضرت لیث رحمہ اللہ' حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ: وہ خطبہ کے وقت نماز پڑھنے کو مکروہ سمجھتے تھے۔

چند واقعات جن میں آپ ﷺ نے دوران خطبہ نماز کا حکم نہیں فرمایا

(۲۴)......عن انس رضی الله عنه قال : بینما رسول الله صلی الله علیه وسلم یخطب یوم الجمعة ' اذ جاء رجل، فقال : یا رسول الله ! قحط المطرُ فادع الله ان

یسقینا ، الخ۔

(بخاری ص۱۲۷ج۱، باب الاستسقاء علی المنبر ، رقم الحدیث:۱۰۱۴۔ باب الاستسقاء فی المسجد الجامع ، رقم الحدیث:۱۰۱۳، باب الاستسقاء فی خطبة الجمعة ، رقم الحدیث:۱۰۱۵)

ترجمہ:......حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: (ایک مرتبہ) ہمارے درمیان رسول اللہ ﷺ جمعہ کا خطبہ دے رہے تھے، اتنے میں ایک صاحب آئے اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! بارش کا قحط پڑ گیا ہے، آپ اللہ سے دعا فرما دیجئے کہ وہ ہمیں سیراب کردیں۔

تشریح:......اس روایت میں صراحت ہے کہ خطبہ کے درمیان ایک صحابی رضی اللہ عنہ آئے' انہوں نے بارش کی کمی کی شکایت کی، تو آپ ﷺ نے ان کی درخواست پر اسی وقت دعا فرمائی، مگر آپ ﷺ نے انہیں تحیۃ المسجد یا سنت کا حکم نہیں فرمایا۔

(۲۵)......عن جابر رضی اللہ عنہ قال : لمّا استوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ، یوم الجمعة ' قال : اجلسوا ، فسمع ذلک ابن مسعود ' فجلس علی باب المسجد ، فرآہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال : تعال یا عبد اللہ بن مسعود۔(ابوداؤد ص۱۵۶ج۱، باب الامام یکلم لرجل فی خطبتہ ، رقم الحدیث:۱۰۹۱)

ترجمہ:......حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: جمعہ کے دن رسول اللہ ﷺ منبر پر تشریف فرما ہوئے تو لوگوں سے ارشاد فرمایا: بیٹھ جاؤ! حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کا یہ فرمان سنا تو مسجد کے باہر دروازے پر ہی بیٹھ گئے (اس لئے کہ وہ اس وقت مسجد کے دروازے پر تھے) اتنے میں ان پر رسول اللہ ﷺ کی نگاہ پڑ گئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے عبداللہ بن مسعود! ادھر آؤ۔

تشریح:.......اس روایت میں صراحت ہے کہ خطبہ کے درمیان حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو مسجد میں بلایا، مگر آپ ﷺ نے انہیں تحیۃ المسجد یا سنت کا حکم نہیں فرمایا۔

(۲٦)......عن ابی الزّاهريّة قال : كنّا مع عبد الله بن بسر رضى الله عنه – صاحب النبى صلى الله عليه وسلم – يوم الجمعة ، فجاء رجل يتخطى رقاب الناس ، فقال عبد الله بن بسر : جاء رجل يتخطى رقاب الناس يوم الجمعة ، والنبى صلى الله عليه وسلم يخطب ، فقال له النبى صلى الله عليه وسلم : اجلس فقد آذيت۔

(ابوداوٗد ص۱۵۹ ج۱، باب تخطِّی رِقاب النّاس یوم الجمعة ، رقم الحدیث:۱۱۱۸۔نسائی ص۲۰۷ ج۱ النهی عن تخطِّی رِقاب النّاس والامام علی المنبر یوم الجمعة ، رقم الحدیث:۱۴۰۰)

ترجمہ:......حضرت ابوالزاہریہ رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ: ہم (ایک مرتبہ) جمعہ کے دن نبی ﷺ کے صحابی حضرت عبد اللہ بن بسر رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے، اتنے میں ایک صاحب لوگوں کی گردنیں پھلانگتے ہوئے آئے، حضرت عبد اللہ بن بسر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایک مرتبہ جمعہ کے دن اسی طرح ایک صاحب گردنیں پھلانگتے ہوئے آئے اور آپ ﷺ خطبہ دے رہے تھے، آپ ﷺ نے فرمایا: بیٹھ جاؤ! تم نے لوگوں کو تکلیف دی۔

تشریح:.......اس روایت میں بھی صراحت ہے کہ خطبہ کے درمیان آپ ﷺ نے آنے والے صحابی رضی اللہ عنہ کو تنبیہ فرمائی اور بیٹھنے کا حکم فرمایا، مگر آپ ﷺ نے انہیں تحیۃ المسجد یا سنت کا حکم نہیں فرمایا۔

(۲۷)......ابی هريرة قال : بينما عمر بن الخطاب يخطب الناس يوم الجمعة ، اذ دخل عثمان بن عفان ، فعرّض به عمر ، فقال : ما بال رجال يتأخرون بعد النداء؟ فقال : عثمان : يا امير المؤمنين ! ما زدت حين سمعت النداء ان توضأت ، ثم اقبلت

فقال عمر : والوضوء ایضا ، الم تسمعوا (انّ) رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول : اذا جاء احدکم الی الجمعة فلیغتسل [۱]

(مسلم، باب کتاب الجمعة ، رقم الحدیث:۸۴۵)

ترجمہ:......حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جمعہ کے دن لوگوں کو خطبہ دے رہے تھے کہ اس دوران حضرت عثمان رضی اللہ عنہ (مسجد میں) داخل ہوئے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کی طرف (نام لئے بغیر) اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ: ان لوگوں کا کیا حال ہوگیا ہے کہ اذان کے بعد بھی تاخیر کرتے ہیں، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: امیر المؤمنین! میں نے اذان سننے کے بعد وضو کرنے کے علاوہ کچھ مزید کام نہیں کیا، (اور) یہاں آگیا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ: اچھا صرف وضو ہی؟ کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ کا ارشاد مبارک نہیں سنا کہ: رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے: جب تم میں سے کوئی جمعہ کے لئے آئے تو غسل کرلے۔

تشریح:......اس روایت میں بھی صراحت ہے کہ خطبہ کے درمیان حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو تاخیر سے آنے پر تنبیہ فرمائی، پھر غسل نہ کرنے پر آپ ﷺ کا ارشاد سنایا، لیکن حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں تحیۃ المسجد یا سنت پڑھنے کا حکم نہیں فرمایا۔

ان واقعات سے بھی استدلال کیا سکتا ہے کہ خطبہ کے دوران تحیۃ المسجد یا اور کوئی نفل نماز نہیں پڑھنی چاہئے۔

---

[۱]...... یہ روایت مختلف کتب حدیث میں الفاظ کے فرق کے ساتھ منقول ہے، جیسے:

بخاری، قبیل :باب الدهن للجمعة ، رقم الحدیث :۸۸۲۔ترمذی، باب ما جاء فی الاغتسال یوم الجمعة ، رقم الحدیث:۴۹۴۔ابوداؤد، باب فی الغسل للجمعة ،کتاب الطهارة ، رقم الحدیث:۳۴۰،

خطبہ کے وقت امر بالمعروف ونہی عن المنکر ناجائز ہے تو نفل نماز کیسے جائز ہوگی؟

بعض روایات میں یہ مضمون بھی آیا ہے کہ: خطبہ کے وقت بات کرنے کی اجازت نہیں حتی کہ کسی کو یہ کہہ دیا: ’’چپ رہ‘‘ اس سے بھی جمعہ باطل ہوجاتا ہے۔غور کا مقام ہے کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر بشرط قدرت واجب ہے، اور تحیۃ المسجد کا درجہ وجوب کا نہیں، پس جب واجب میں مشغول ہونا جائز نہیں تو غیر واجب میں مشغول ہونا بدرجۂ اولی ناجائز ہوگا۔روایتیں بکثرت ہیں، صرف ایک روایت پر اکتفا کرتا ہوں:

(۲۸)......سعید بن المسیب ان اباھریرۃ اخبرہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال : اذا قلت لصاحبک یوم الجمعۃ : انصت ' والامام یخطب فقد لغوت۔[۱]

(بخاری، باب الانصات یوم الجمعۃ والامام یخطب ، رقم الحدیث:۹۳۴)

ترجمہ:......حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ان کو خبر دی کہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم نے جمعہ کے دن اپنے ساتھی سے دوران خطبہ کہا کہ: چپ رہ تو تم نے لغو کام کیا۔

---

[۱]...... یہ روایت مختلف کتب حدیث میں الفاظ کے فرق کے ساتھ منقول ہے، جیسے:
مسلم، قبیل: باب فی الانصات یوم الجمعۃ فی الخطبۃ ، رقم الحدیث :۸۵۱۔ترمذی، باب ما جاء فی کراھیہ الکلام والامام یخطب ، رقم الحدیث :۵۱۲۔ابوداؤد، باب الکلام والامام یخطب ، رقم الحدیث :۱۱۱۲۔نسائی، باب الانصات للخطبۃ یوم الجمعۃ ، رقم الحدیث :۱۴۰۲۔ابن ماجہ، باب ما جاء فی الاستماع للخطبۃ والانصات لھا ، رقم الحدیث:۱۱۱۰۔

خطبہ کے وقت سلام اور چھینک کا جواب دینا جائز ہے یا نہیں؟

خطبہ کے وقت سلام اور چھینک کا جواب دینا جائز ہے یا نہیں؟ اس میں اہل علم کی رائے مختلف ہے، فقہاء کی ایک جماعت ناجائز کہتی ہے، جبکہ چھینک کا جواب دینا کم از کم سنت مؤکدہ ہے، اور سلام کا جواب دینا تو واجب ہے، جب واجب اور سنت مؤکدہ کی اجازت نہیں تو دوران خطبہ نوافل کا جواز کیسے ہوگا؟ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''واختلفوا فی رد السلام و تشمیت العاطس : فرخّص بعض اهل العلم فی ردّ السلام وتشمیت العاطس ' والامام یخطب ، وهو قول احمد واسحاق ، وکره بعض اهل العلم من التابعین وغیرهم ذلک ، وهو قول الشافعی''۔

(ترمذی، باب ما جاء فی کراهیة الکلام والامام یخطب)

اور علماء نے سلام کے جواب اور چھینکنے والے کے جواب میں اختلاف کیا ہے، بعض علماء دوران خطبہ سلام کا جواب اور چھینکنے والے کو جواب دینے کی اجازت دیتے ہیں، اور یہ امام احمد اور امام اسحاق رحمہما اللہ کا قول ہے، اور تابعین اور ان کے علاوہ علماء میں سے بعض اس کو مکروہ کہتے ہیں، اور یہ امام شافعی رحمہ اللہ کا قول ہے۔

تشریح:......امام ابوحنیفہ' امام مالک' امام اوزاعی اور ایک روایت کے مطابق امام احمد بن حنبل رحمہم اللہ خطبہ کے وقت سلام اور چھینک کے جواب کی اجازت نہیں دیتے۔ حنفیہ میں امام ابو یوسف رحمہ اللہ جواز کے قائل ہیں۔ (درس ترمذی ص۲۹۲ ج ۲۔ تحفۃ الالمعی ص۸۳۴ ج ۲)

نوٹ :...... خاتمہ کا مضمون حضرت مولانا محمد یوسف صاحب لدھیانوی رحمہ اللہ کی معرکۃ الآراء تصنیف'' اختلاف امت اور صراط مستقیم'' سے کچھ حذف و اضافہ کے ساتھ ماخوذ ہے۔

خاتمہ

حضرت سلیک رضی اللہ عنہ کو دو رکعت پڑھنے کا حکم فرمانا ان کی خصوصیت تھی

حضرت سلیک غطفانی رضی اللہ عنہ کے واقعہ میں چند امور پیش نظر رکھنا ضروری ہے:

(۱)...... یہ تو معلوم ہو چکا کہ قرآن کریم نے خطبہ کے سننے کو اور اس وقت خاموش رہنے کو فرض قرار دیا ہے۔ اور آپ ﷺ کے متعدد ارشادات میں بھی اس کی تائید فرمائی گئی ہے۔ حضرات خلفائے راشدین اور جمہور صحابہ و تابعین رضوان اللہ علیہم اجمعین قرآن وسنت کے انہیں نصوص کے پیش نظر خطبہ کے دوران صلوۃ وکلام کے قائل نہیں تھے، اور یہ بھی ظاہر ہے کہ حضرت سلیک غطفانی رضی اللہ عنہ کا واقعہ ان کے علم میں تھا، کیونکہ ہمیں تو اس واقعہ کا علم روایات کے ذریعہ ہوا، مگر یہ اکابر اس واقعہ کے عینی شاہد تھے، یہ واقعہ جمعہ کے اجتماع عام میں پیش آیا تھا، اور آپ ﷺ نے حضرت سلیک غطفانی رضی اللہ عنہ سے جو کچھ ارشاد فرمایا تھا' برسر منبر ارشاد فرمایا تھا، اس لئے یہ تاویل تو ممکن نہیں کہ ان حضرات کو اس واقعہ کا اور آپ ﷺ کے اس ارشاد کا علم نہیں ہوگا۔

اور یہ بھی نہیں ہوسکتا کہ یہ حضرات جان بوجھ کر بغیر کسی معقول وجہ کے حدیث نبوی ﷺ کو ترک کر دیں، اور نص کے خلاف قائل ہو جائیں، کیونکہ اگر اس احتمال کو تسلیم کر لیا جائے تو حضرات خلفائے راشدین اور جمہور صحابہ و تابعین رضوان اللہ علیہم اجمعین کے دین ودیانت پر ہی سے اعتماد اٹھ جائے گا، کوئی صحیح العقیدہ مسلمان اس کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔

اور یہ بھی ظاہر ہے کہ یہ اکابر ہم لوگوں سے بڑھ کر متبع سنت اور حسنات کے حریص تھے، آپ ﷺ نے حضرت سلیک غطفانی رضی اللہ عنہ کو جو حکم فرمایا' اگر یہ سب کے لئے عام ہوتا تو ناممکن تھا کہ تمام صحابۂ کرام' خصوصا حضرات خلفائے راشدین رضوان اللہ علیہم

اجمعین اس حکم پر عمل نہ فرماتے، اوراس ثواب کے کام سے نہ صرف خود محروم رہا کرتے بلکہ دوسروں کوبھی منع کیا کرتے۔

(۲)......مندرجہ بالا حقائق بالکل صاف اور بدیہی ہیں جن سے یہ واضح ہوجاتا ہے کہ ان اکابر نے جواس حدیث پر عمل نہیں فرمایا تو اس کی کوئی معقول اور صحیح وجہ ہوگی۔ رہا یہ سوال کہ وہ وجہ کیا ہے؟ اس کا جواب صرف ہمارے ذمہ نہیں، بلکہ ان تمام لوگوں کے ذمہ ہے جو صحابہ کرام اور خلفائے راشدین رضوان اللہ علیہم کوحق وصداقت کے علمبردار سمجھتے ہیں۔ اگر کسی حدیث کی مخالفت کا الزام امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ پر ہوتو اس کی جواب دہی تو مان لیجئے کہ صرف حنفیہ ہی کا فرض ہے، لیکن خلفائے راشدین رضوان اللہ علیہم تو صرف حنفیوں کے نہیں، اگر کسی حدیث کی مخالفت کا الزام خلفائے راشدین رضوان اللہ علیہم پر آتا ہے تو اس کا جواب دینا ہر مسلمان پر فرض ہے۔

اور یہیں سے یہ حقیقت بھی واضح ہوجاتی ہے کہ خبر واحد کی اہمیت زیادہ ہے یا خلفائے راشدین اور حضرات صحابہ رضوان اللہ علیہم کے تعامل کی؟ یعنی جب خلفائے راشدین اور عام صحابہ رضوان اللہ علیہم کا تعامل کسی خبر واحد کے خلاف ہو (جیسا کہ ہمارے زیر بحث مسئلہ میں) تو خبر واحد کو واجب العمل قرار دے کر ان اکابر کو مورد الزام ٹھہرایا جائے گا؟ یا ان اکابر کے تعامل کی روشنی میں خود خبر واحد کو لائق تاویل تصور کیا جائے گا۔ پہلا راستہ گمراہی کا ہے اور دوسرا ''ما انا علیہ واصحابی '' کا، اب ہر شخص کو اختیار ہے کہ ان دونوں راستوں میں سے جونسا راستہ چاہے اختیار کرلے۔

(۳)......ان اکابر نے حضرت سلیک غطفانی رضی اللہ عنہ کی روایت کو جو معمول بہا نہیں سمجھا، ہمارے نزدیک اس کی بلا تکلف دو وجہیں ہوسکتی ہیں:

ایک یہ کہ: یہ حضرات جانتے تھے کہ حضرت سلیک غطفانی رضی اللہ عنہ کو آپ ﷺ نے دو رکعتیں پڑھنے کا جو حکم فرمایا ہے' یہ عام نہیں، بلکہ یہ صرف انہی کے لئے ایک خصوصی و استثنائی حکم ہے۔

دوسرا یہ کہ: ان حضرات کو معلوم تھا کہ اس واقعہ کے بعد آپ ﷺ نے خطبہ کے دوران صلوۃ وکلام کی ممانعت فرمائی ہے، اس لئے اب اس کا جواز باقی نہیں رہا۔

(۴)......پہلی توجیہ: یعنی اس واقعہ کو خصوصیت پر محمول کیا جائے، اس کے قرائن یہ ہیں:

(الف)......خصوصیت کی ایک دلیل یہ ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو متعدد ایسے واقعات پیش آئے کہ ان کی حاضری خطبہ کے دوران ہوئی، مگر آپ ﷺ نے ان کو نماز پڑھنے کا حکم نہیں فرمایا۔ (جیسا کہ ص:۲۹۱/ پر گذرا)

(ب)......روایات اس پر متفق ہیں کہ آپ ﷺ نے حضرت سلیک غطفانی رضی اللہ عنہ کے بیٹھ جانے کے بعد انہیں دو رکعتیں پڑھنے کا حکم فرمایا تھا، اور جو شخص مسجد میں بیٹھا ہو اس کے لئے خطبہ کے دوران نوافل پڑھنا کسی کے نزدیک بھی جائز نہیں ہے، پس اگر یہ خصوصی واستثنائی حکم نہ ہوتا تو ان کے نزدیک بیٹھ جانے کے بعد (اور وہ بھی خطبہ کے دوران) انہیں نوافل پڑھنے کا حکم نہ دیا جاتا۔

(ج)......پھر روایات سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ آپ ﷺ ابھی منبر پر تشریف فرما ہوئے تھے کہ حضرت سلیک غطفانی رضی اللہ عنہ آکر بیٹھ گئے، گویا ان سے گفتگو خطبہ کے دوران نہیں، بلکہ خطبہ شروع ہونے سے پہلے ہوئی، چنانچہ ''صحیح مسلم'' (ص۲۸۷ج۱) میں ہے:

(۳۰)......جاء سُلیک الغطفانی یوم الجمعة ' ورسول الله صلی الله علیه وسلم

قاعد علی المبر ' فقعد سلیک قبل ان یصلی ، الخ۔

(مسلم، باب التحیة والامام یخطب ، رقم الحدیث:۸۷۵)

ترجمہ:......سلیک غطفانی رضی اللہ عنہ جمعہ کے دن اس وقت آئے جبکہ رسول اللہ ﷺ منبر پر بیٹھے تھے، پس حضرت سلیک غطفانی رضی اللہ عنہ نماز پڑھنے سے پہلے بیٹھ گئے۔

امام نسائی رحمہ اللہ نے ''سنن کبری'' میں اس روایت پر یہ باب قائم فرمایا ہے: '' باب الصلوۃ قبل الخطبة'' یعنی خطبہ سے پہلے نماز کا بیان۔(نصب الرایہ ص۲۰۴ج۲)

نیز یہ بھی آتا ہے کہ حضرت سلیک غطفانی رضی اللہ عنہ جب تک دو رکعت سے فارغ نہیں ہوئے آپ ﷺ نے خطبہ شروع نہیں فرمایا، چنانچہ ''دارقطنی'' کی روایت میں ہے

(۳۱)......فقال النبی صلی الله علیه وسلم : قم فارکع رکعتین ، وامسک عن الخطبة حتی فرغ من صلوته۔

(دارقطنی ص۱۲ج۲، باب فی الرکعتین اذا جاء الرجل والامام یخطب ، رقم الحدیث:۱۶۰۲)

ترجمہ:......آپ ﷺ نے فرمایا کہ: اٹھو! دو رکعتیں پڑھو، اور آپ ﷺ خطبہ سے رکے رہے، یہاں تک کہ وہ اپنی نماز سے فارغ ہوئے۔

یہ روایت ''مصنف ابن ابی شیبہ'' میں بھی ہے، اس کے الفاظ یہ ہیں:

(۳۲)......ان النبی صلی الله علیه وسلم حیث امره ان یصلی رکعتین ، امسک عن الخطبة حتی فرغ من رکعتیه ' ثم عاد الی خطبته ۔(مصنف ابن ابی شیبہ ص۷۰ج۴، فی الرجل یجیء یوم الجمعة والامام یخطب : یصلی رکعتین ، رقم الحدیث:۵۲۰۶)

ترجمہ:...... نبی کریم ﷺ نے جب حضرت سلیک غطفانی رضی اللہ عنہ کو دو رکعتیں پڑھنے کا حکم فرمایا تو خطبہ سے رک گئے، یہاں تک کہ جب وہ اپنی دو رکعتوں سے فارغ ہوئے،

تب آپ ﷺ نے خطبہ کی طرف رجوع فرمایا۔

نیز یہ بھی آتا ہے کہ حضرت سلیک غطفانی رضی اللہ عنہ چونکہ بہت ہی خستہ حال اور قابل رحم حالت میں آئے تھے، اس لئے آپ ﷺ نے صحابہ کو انہیں صدقہ دینے کی ترغیب دلائی، چنانچہ حاضرین نے اپنے کپڑے اتار کر پیش کئے، اور آپ ﷺ نے ان میں سے دو کپڑے ان کو مرحمت فرمائے۔

(نسائی ص۸۰ ج۱، باب حث الامام علی الصدقة یوم الجمعة فی خطبته ، رقم الحدیث:۱۴۰۹)

غالباً اس سے فارغ ہو کر آپ ﷺ نے خطبہ شروع فرمایا ہوگا، جس کا تذکرہ اوپر ''دارقطنی'' اور ''ابن ابی شیبہ'' کی روایت میں آیا ہے۔

پس یہ تمام امور جو اس واقعہ میں پیش آئے، یعنی آپ ﷺ کا دو رکعت ادا کرنے تک خطبہ کو روک دینا، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو چندے کی ترغیب دینا اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا کپڑے اتار کر پیش کرنا، یہ خطبہ کے عام معمول کے خلاف ہیں، اور انہیں خصوصیت ہی پر محمول کیا جا سکتا ہے۔

لیکن اگر اس کے باوجود کسی کو اصرار ہو کہ یہ حضرت سلیک غطفانی رضی اللہ عنہ کی خصوصیت نہیں ہے، بلکہ خطبہ کے دوران تحیۃ المسجد پڑھنا ہر شخص کے لئے عام سنت ہے، تو ہمیں یہ کہنے کی اجازت دیجئے کہ اگر خطبہ کے دوران دو رکعتیں پڑھنا حضرت سلیک غطفانی رضی اللہ عنہ کی سنت ہے تو ایسے شخص کے لئے خطیب کا خطبہ روکنا آپ ﷺ کی سنت ہے، لہٰذا خطیب کا فرض ہے کہ تحیۃ المسجد پڑھنے والوں کی رعایت فرماتے ہوئے خطبہ روک کر سنت نبوی پر عمل کریں، یہ تو نہیں ہونا چاہئے کہ مقتدی تو سنت سلیک پر عمل کریں اور خطیب صاحب پر سنت نبوی کی پابندی لازم نہ ہو۔

اور ہاں حضرت سلیک غطفانی رضی اللہ عنہ کی سنت پر بھی جب پورا عمل ہوگا کہ پہلے مسجد میں آکر بیٹھ جایا کریں، پھر خطیب صاحب ان کو دو رکعت ادا کرنے کا حکم کریں، پھر ان کے دو رکعت ادا کرنے کے دوران خطبہ روکے رکھیں، پھر حاضرین سے ان کے لئے چندہ بھی کیا کریں، تب دوبارہ خطبہ شروع ہوا کرے۔

اس تحقیق سے معلوم ہوا کہ حضرت سلیک غطفانی رضی اللہ عنہ نے دو رکعت عین خطبہ کے دوران ادا نہیں فرمائی تھی، کیونکہ آپ ﷺ نے ان کی خاطر خطبہ روک دیا، تو یہ دوران خطبہ کی حالت نہ رہی۔

علاوہ ازیں آپ ﷺ کی ذات گرامی پر دوسروں کو قیاس نہیں کیا جا سکتا، آپ ﷺ کے بلانے پر عین نماز کی حالت میں لبیک کہنا واجب ہے، پس جب آپ ﷺ نے کسی مصلحت کی بنا پر حضرت سلیک غطفانی رضی اللہ عنہ کو دو رکعتیں پڑھنے کا حکم فرمایا تو عین خطبہ میں بھی انہیں تعمیل ارشاد لازم تھی، اور اس وقت ان سے خطبہ سننے کی فرضیت ساقط تھی، لیکن دوسروں کے لئے جائز نہ ہوگا کہ خطبہ سننے کے فرض کو چھوڑ کر نفل میں مشغول ہو جائیں۔

(د)......خصوصیت کی ایک دلیل یہ ہے کہ ''صحیح ابن حبان'' کی روایت کے مطابق آپ ﷺ نے حضرت سلیک غطفانی رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

ارکع رکعتین ولا تعد لمثل ذلک۔ (نصب الرایۃ ص۲۱۲ ج۲، **باب صلوۃ الجمعۃ**)

ترجمہ:......دو رکعت پڑھو اور آئندہ ایسا ہرگز نہ کرنا۔

اور ''دار قطنی'' کی ایک روایت میں ہے: ''**ولا تعُد لمثل هذا**''۔

(دار قطنی ص۱۳ ج۲، **باب فی الرکعتین اذا جاء الرجل والامام یخطب، رقم الحدیث:۱۶۰۴**)

ترجمہ:......اور آئندہ ایسا نہ کرنا۔

جو حضرات خطبہ کے دوران تحیۃ المسجد کو جائز کہتے ہیں وہ اس ارشاد کی یہ تاویل کرتے ہیں کہ اس میں آئندہ تاخیر سے آنے کی ممانعت فرمائی گئی تھی، کیونکہ آئندہ جمعہ کو وہ پھر دو رکعت پڑھے بغیر بیٹھ گئے، تو آپ ﷺ نے ان کو پچھلے جمعہ کی طرح دو رکعت پڑھنے کا حکم فرمایا تھا۔

لیکن حضرات خلفائے راشدین اور جمہور صحابہ رضی اللہ عنہم نے اس کا مطلب یہ سمجھا ہے کہ آئندہ دو رکعت پڑھنے کی ممانعت فرمائی گئی تھی، جس کا قرینہ یہ ہے کہ یہ ممانعت دو رکعت کے ساتھ مربوط ہے، لہذا اسی کی ممانعت اقرب الی الفہم ہے۔

اور دوسری توجیہ ان اکابر کی اس روایت کو معمول بہا نہ سمجھنے کی یہ ہوسکتی ہے کہ خطبہ کے دوران نماز و کلام کی ممانعت بعد میں ہوئی ہوگی، ہمارے سامنے تو قرآن کریم اور حدیث نبوی کا ذخیرہ بیک وقت پورے کا پورا موجود ہے، اس لئے ہمیں تو یہ معلوم کرنے کے لئے کہ کونسی آیت پہلے اتری اور کون سی بعد میں؟ کونسا ارشاد آپ ﷺ نے پہلے فرمایا تھا اور کونسا بعد میں؟ نقل و روایت کی ضرورت ہے، لیکن حضرات خلفائے راشدین اور اکابر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے لئے آیات قرآن کے نزول اور آپ ﷺ کے ارشادات کی ترتیب مشاہدہ کی چیز تھی......

پس جب یہ اکابر ایک روایت کے مقابلہ میں ان نصوص پر عمل فرماتے ہیں جن میں خطبہ کے دوران نماز و کلام کی ممانعت کی گئی ہے تو یہ روایت اگر خصوصیت پر محمول نہیں تو لامحالہ متروک العمل ہوگی۔

(۵):...... جو حضرات حدیث سلیک سے استدلال کرتے ہوئے خطبہ کے دوران تحیۃ

المسجد پڑھنے پر زور دیتے ہیں، انہیں اس پر غور کرنا چاہئے کہ تحیۃ المسجد عام حالات میں مستحب ہے اور خطبہ کا سننا فرض ہے، کیا مستحب کی خاطر فرض کو ترک کرنا جائز ہے؟ اور پھر اگر تحیۃ المسجد نہ پڑھنے کی صورت میں ایک حدیث پر عمل کرنے سے محرومی لازم آتی ہے تو فرض کا سننا اور چپ رہنے کو چھوڑنے سے قرآن کریم' احادیث متواترہ اور خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم کے متفق علیہ مسئلہ کی مخالفت لازم آتی ہے، کیا ایک حدیث کی خاطر قرآن کریم' احادیث متواترہ اور خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم کے حکم سے انحراف جائز ہے؟

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا واقعہ اور اس کی بہترین توجیہ

(۳۴۳)......ان ابا سعيد الخدرى رضى الله عنه دخل يوم الجمعة و مروان يخطب فقام يصلى ' فجاء الحرس ليجلسوه فأبى حتى صلّى' فلمّا انصرف اتيناه فقلنا رحمك الله ان كادوا ليقعوا بك ، فقال : ما كنت لِاَ تْرُكَهُما بعد شيء رأيته من رسول الله صلى الله عليه وسلم ، ثم ذكر ان رجلا جاء يوم الجمعة فى هيئة بذة والنبى صلى الله عليه وسلم يخطب يوم الجمعة فامره فصلى ركعتين والنبى صلى الله عليه وسلم يخطب۔

(ترمذی، باب [ماجاء] فى الركعتين اذا جاء الرجل والامام يخطب ، رقم الحديث:۵۱۱)

ترجمہ:......حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ جمعہ کے دن مسجد میں تشریف لائے جبکہ مروان خطبہ دے رہا تھا، آپ نے آکر نماز شروع فرمادی، چوکیدار آئے تاکہ آپ کو بٹھادیں، پس انہوں نے بیٹھنے سے انکار کیا (یعنی نماز پڑھتے رہے) یہاں تک کہ نماز پوری فرمائی، جب آپ (نماز کے بعد گھر) واپس ہوئے تو (راوی فرماتے ہیں کہ:) ہم ان

کے پاس آئے، اور ہم نے کہا: اللہ آپ پر رحم فرمائے قریب تھا کہ وہ (چوکیدار) آپ پر ٹوٹ پڑتے (یعنی وہ زبانی بیٹھنے کے لئے کہہ رہے تھے، مگر قریب تھا کہ ہاتھ سے پکڑ کر زبردستی بٹھا دیں)، آپ نے فرمایا: میں ان دو رکعتوں کو رسول اللہ ﷺ سے دیکھنے کے بعد کبھی چھوڑ نہیں سکتا، پھر قصہ ذکر کیا کہ ایک مرتبہ جمعہ کے دن ایک شخص بوسیدہ حالت میں آئے، جبکہ آپ ﷺ خطبہ دے رہے تھے، پس آپ ﷺ نے ان کو حکم دیا انہوں نے دو رکعتیں پڑھیں، اور آپ ﷺ خطبہ دے رہے تھے۔

تشریح:......اس حدیث سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ: اس زمانہ میں دوران خطبہ نوافل کا رواج نہیں تھا، اگر اس کا رواج ہوتا اور عام لوگ پڑھتے ہوتے تو حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے عمل کو اس طرح انوکھا نہ سمجھا جاتا، اور نہ چوکیدار آپ کو بٹھانے کے لئے آتے۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا دو رکعت پڑھنے پر اصرار کرنا، تو اس کی دلیل میں انہوں نے وہی حضرت سلیک رضی اللہ عنہ کا واقعہ پیش کیا ہے، اور اس سے دو رکعت کے جواز کا استنباط فرمایا ہے، جب کہ خلفائے راشدین اور اکابر صحابہ رضی اللہ عنہم اس کے خلاف فتوی دیتے ہیں، اب اہل فہم انصاف فرمائیں کہ ہمیں کونسا مسلک اختیار کرنا چاہئے۔

اور اس ناکارہ کے خیال میں تو حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا اس موقعہ پر اصرار کسی اور ہی بات کی غمازی کرتا ہے۔ شرح اس کی یہ ہے کہ امراء جور کے زمانے میں سلف میں یہ مسئلہ زیر بحث آیا تھا کہ اگر امام خطبہ میں ذکر کو چھوڑ کر غیر متعلق قسم کی باتیں کرنے لگے تو کیا اس کا سننا بھی لازم ہے؟ بعض اکابر کی رائے تھی کہ امام چونکہ ذکر سے خارج

ہوگیا اور سننا صرف ذکر کا لازم ہے نہ کہ اس کی غیر متعلق باتوں کا، اس لئے اس وقت اس کے خطبہ کی حرمت باقی نہیں رہتی، چنانچہ ''مصنف عبدالرزاق'' میں ہے کہ:

(۳۴)......عن المجالد بن سعيد قال : رأيت عامرا الشعبی وابا بردة يتكلمان والحجاج يخطب ، حين قال : لعن الله [الكذابين] ولعن الله ، فقلت : أتتكلمان والامام يخطب ؟ قالا : انا لن نؤمر ان ننصت لهذا۔

(مصنف عبدالرزاق ص۲۲۶ ج۳، باب ما يقطع الجمعة ، رقم الحديث:۵۴۳۲)

ترجمہ:......حضرت مجالد بن سعید سے مروی ہے کہ میں نے دیکھا کہ: حجاج بن یوسف خطبہ دے رہا تھا، اور کہہ رہا تھا کہ: اللہ کی لعنت ہو جھوٹوں پر اور اللہ لعنت کرے (کسی کا نام لیا ہوگا)، اور امام شعبی رحمہ اللہ اور حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ باتیں کر رہے تھے، میں نے ان سے عرض کیا کہ: آپ خطبہ کے دوران باتیں کر رہے تھے؟ تو فرمایا: ہمیں ایسی باتوں کے لئے خاموشی کا حکم نہیں دیا گیا۔

اور ''مصنف ابن ابی شیبہ'' میں اسی نوعیت کا واقعہ حضرت ابراہیم نخعی اور حضرت سعید بن جبیر رحمہما اللہ کا نقل کیا گیا ہے۔

(۳۵)......عن اسماعيل بن ابراهيم ' عن ابيه قال : رأيت ابراهيم و سعيد بن جبير يتكلمان والحجاج يخطب۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۱۰۶ ج۴، من رخص فی الكلام والامام يخطب ، رقم الحديث:۵۳۵۴)

پس کیا بعید ہے کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کو بھی ایسی صورت پیش آئی ہو اور انہوں نے اس وقت نماز شروع کر دی ہو، اس صورت میں ان کا حدیث سلیک کا حوالہ دینا بھی برمحل ہے کہ جیسے ان کے دو رکعت ادا کرتے وقت خطبہ منقطع ہوگیا تھا، اسی طرح میں نے بھی انقطاع خطبہ کی حالت میں دو رکعتیں ادا کیں، **والله اعلم بالصواب۔**